ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 0110

Program: Certificate Course

Semester: Autumn 2026

WhatsApp Orders: +92 324 5836626

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

كلية اللغة العربية والدراسات الاسلامية) شعبہ عربی(

کورس :اللسان العربي(0110)

سطح :ابتدائی کورس

سمسٹر :خزاں 2026ء (Autumn 2026)

امتحانی مشق نمبر2

کل نمبر — 100 :کامیابی کے نمبر 40 :

SOLVED ASSIGNMENT GUIDE — For Study & Reference

حل شدہ اسائنمنٹ گائیڈ — برائے مطالعہ و حوالہ

AIOU LIBRARY aioulibrary.com

نوٹ: یہ گائیڈ صرف مطالعے اور حوالے کے لیے ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ اسائنمنٹ اپنے الفاظ میں، درسی کتاب کا مطالعہ کر کے خود تحریر کریں؛ ہو بہو نقل کرنے سے گریز کریں۔

ادارتی نوٹ: اس مشق کے سوال نمبر 3 اور سوال نمبر 5 میں دفترچے نے ایک ہی پانچ سوالات لفظ بہ لفظ دو بار چھاپ دیے ہیں۔ دونوں کو ان کے چھپے ہوئے نمبروں کے تحت حل کیا گیا ہے اور سوال نمبر 5 میں متبادل نمونہ جوابات دیے گئے ہیں۔ اسی طرح سوال نمبر 1 کے آخری جملے کی طباعتی صورت ''مجلس زيد على الكرسي ''پر بھی متعلقہ جواب میں نوٹ دے دیا گیا ہے۔

سوال نمبر1

سوال نمبر 1: درج ذیل جملوں کی ترکیب نحوی کیجیے۔ هذا ولد۔ تلك شجرة۔ قرأت صحيفة۔ اشتريت حقيبة۔ مجلس زيد على الكرسي(20)

جواب

ترکیب نحوی سے مراد جملے کے ہر لفظ کا نحوی مقام بتانا ہے، یعنی کون سا لفظ مبتدا ہے، کون سی خبر ہے، کون سا فعل ہے، کون سا فاعل ہے اور کون سا مفعول بہٖ۔ ترکیب کی مہارت آ جائے تو طالب علم عربی متن کو خود پڑھ اور سمجھ سکتا ہے، کیونکہ اعراب اور معنی دونوں کا دارومدار اسی پر ہوتا ہے۔ اس سوال میں پانچ جملے دیے گئے ہیں : پہلے دو جملہ اسمیہ ہیں اور اگلے تین جملہ فعلیہ ہیں۔ ہر جملے کی ترکیب لفظ بہ لفظ پیش کی جائے گی اور آخر میں اصول بھی بیان کیے جائیں گے۔

ایک اہم نوٹ آخری جملے کے بارے میں پیشگی عرض دیا جائے تو بہتر ہے :دفترچے میں آخری جملہ" مجلس زید علی الکرسي "چھپا ہے۔ اگر اسے چھپی ہوئی صورت میں ہی پڑھا جائے تو یہ جملہ اسمیہ بنتا ہے جس کی ترکیب بھی دے دی گئی ہے؛ لیکن ظاہر ہے کہ مرتب کنندہ کا مقصد مشہور جملہ جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ) "زید کرسی پر بیٹھا (تھا، کیونکہ یہی جملہ ابتدائی اسباق میں فعل، فاعل اور جار مجرور کی مثال ہے۔ دونوں صورتوں کی ترکیب پیش کر دی گئی ہے تاکہ طالب علم ہر حال میں محفوظ رہے۔

پہلے دو جملوں کی ترکیب :جملہ اسمیہ

جملہ نمبر :1 هٰذَا وَلَدٌ — یہ لڑکا ہے۔ ترکیب :هٰذَا اسم اشارہ ہے، قریب کے واحد مذکر کے لیے، محلاً مرفوع ہو کر مبتدا ہے۔ وَلَدٌ نکرہ اسم ہے، مرفوع ہے اور اس کی علامت رفع آخر پر ضمہ ہے؛ یہ خبر ہے۔ مبتدا اور خبر دونوں مل کر جملہ اسمیہ مفیدہ بن گئے۔ یہاں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے، اس لیے اس کا اعراب لفظی نہیں بلکہ محلی بیان کیا جاتا ہے۔

جملہ نمبر :2 تِلْكَ شَجَرَةٌ — وہ درخت ہے۔ ترکیب :تِلْكَ اسم اشارہ ہے، بعید کی واحد مؤنث کے لیے، محلاً مرفوع ہو کر مبتدا ہے۔ شَجَرَةٌ اسم مؤنث مرفوع ہے، علامت رفع ضمہ ہے، یہ خبر ہے۔ مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوئے۔ دوسرے لفظوں میں پہلا جملہ مذکر قریب اور دوسرا مؤنث بعید کی ترکیب ہے، اس لیے دونوں کو ملا کر پڑھنے سے اسم اشارہ کے چاروں بنیادی صیغوں کی مشق ہو جاتی ہے۔

جملہ اسمیہ کی پہچان یہ ہے کہ اس کا آغاز اسم سے ہوتا ہے، خواہ وہ اسم صریح ہو جیسے الطَّالِبُ یا اسم اشارہ و ضمیر جیسی مبنی صورت ہو۔ ترکیب کرتے وقت پہلے مبتدا تلاش کیا جاتا ہے، پھر خبر، اور اگر خبر شبہ جملہ) جار مجرور یا ظرف (کی صورت میں ہو تو اس کا متعلق بھی بتانا پڑتا ہے، جو پانچویں جملے کی دوسری صورت میں آئے گا۔

اگلے تین جملوں کی ترکیب :جملہ فعلیہ

جملہ نمبر :3 قَرَأْتُ صَحِيفَةً — میں نے اخبار پڑھا۔ ترکیب :قَرَأَ فعل ماضی مبنی بر فتح ہے؛ تُ ضمیر متصل ہے، محلاً مرفوع ہو کر فعل کا فاعل ہے؛ صَحِيفَةً اسم منصوب ہے، علامت نصب فتحہ ہے، یہ مفعول بہٖ ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول بہٖ مل کر جملہ فعلیہ ہوئے۔ یہاں فاعل ظاہر اسم نہیں بلکہ ضمیر ہے، جو ابتدائی طالب علم کے لیے خاص طور پر نشاندہی کے قابل ہے۔

جملہ نمبر :4 اِشْتَرَيْتُ حَقِيبَةً — میں نے بیگ خریدا۔ ترکیب :اِشْتَرَىٰ فعل ماضی ہے جو یائے علت کی وجہ سے مبنی بر سکون کے حکم میں آتا ہے جب اس سے ضمیر متصل ملے؛ تُ ضمیر متصل محلاً مرفوع فاعل ہے؛ حَقِيبَةً منصوب بہ فتحہ مفعول بہٖ ہے۔ فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ بن گئے۔ تیسرے اور چوتھے جملے کا ڈھانچا یکساں ہے، فرق صرف فعل کے مادے کا ہے، اس لیے دونوں کو ملا کر دیکھنے سے ضمیر فاعل کی پہچان پختہ ہو جاتی ہے۔

جملہ نمبر) 5 چھپی ہوئی صورت کی ترکیب :(مَجْلِسُ زَيْدٍ عَلَى الْكُرْسِيِّ — زید کی بیٹھک، کرسی پر ہے۔ مَجْلِسُ مرفوع مبتدا ہے اور مضاف ہے؛ زَيْدٍ مجرور مضاف الیہ ہے؛ عَلَى حرف جر ہے اور الْكُرْسِيِّ اس کا مجرور ہے؛ جار و مجرور مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر واقع ہوئے۔ لیکن اگر مقصد جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ ہو تو ترکیب یوں ہوگی :جَلَسَ فعل ماضی مبنی بر فتح؛ زَيْدٌ مرفوع فاعل؛ عَلَى الْكُرْسِيِّ جار مجرور، فعل جَلَسَ سے متعلق ہو کر جملہ فعلیہ مکمل ہوا۔ طالب علم کو چاہیے کہ امتحانی کاپی میں چھپی صورت کی ترکیب لکھے اور ساتھ یہ مختصر نوٹ دے دے کہ" جَلَسَ "مراد ہونے کی صورت میں ترکیب فعلیہ ہوگی۔

ترکیب کے عمومی اصول

ان پانچ جملوں سے ترکیب کے تین سنہرے اصول اخذ ہوتے ہیں۔ پہلا :جملہ اگر اسم سے شروع ہو تو اسمیہ اور فعل سے شروع ہو تو فعلیہ ہوتا ہے۔ دوسرا :فعلیہ میں فعل کے بعد فاعل تلاش کریں، فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، اور متعدی فعل ہو تو مفعول بہٖ منصوب آتا ہے۔ تیسرا :حروف جر اپنے مجرور کے ساتھ مل کر کسی فعل یا خبر سے متعلق ہوتے ہیں، اکیلے ان کا کوئی مستقل مقام نہیں ہوتا۔ ان اصولوں کو اگر طالب علم ہر نئے جملے پر لاگو کرنے کی عادت ڈال لے تو چند ماہ میں وہ درسی کتاب کے تمام جملوں کی ترکیب بآسانی کر سکے گا۔

ترکیب میں ایک عام غلطی مبتدا اور خبر میں نکرہ معرفہ کا التباس ہے :اصول یہ ہے کہ مبتدا عموماً معرفہ اور خبر نکرہ آتی ہے، جیسا کہ پہلے دو جملوں میں اسم اشارہ معرفہ مبتدا اور وَلَدٌ و شَجَرَةٌ نکرہ خبر ہیں۔ اسی طرح فعل ماضی کے فاعل ضمیر کو بسامد مفعول سمجھ لیا جاتا ہے، حالانکہ تُ، تَ، تِ جیسی ضمیریں ماضی کے آخر میں ہمیشہ فاعل ہوتی ہیں۔ یہ باریکیاں اس جواب میں ہر مثال کے ساتھ واضح کر دی گئی ہیں۔

جدول نمبر :1 پانچوں جملوں کی ترکیب کا خلاصہ

جملہ	لفظ	نحوی مقام
هٰذَا وَلَدٌ	هٰذَا / وَلَدٌ	مبتدا) محلاً مرفوع / (خبر) مرفوع(
تِلْكَ شَجَرَةٌ	تِلْكَ / شَجَرَةٌ	مبتدا) محلاً مرفوع / (خبر) مرفوع(
قَرَأْتُ صَحِيفَةً	قَرَأْ / تُ / صَحِيفَةً	فعل ماضی / فاعل) ضمیر / (مفعول بہٖ
اِشْتَرَيْتُ حَقِيبَةً	اِشْتَرَىٰ / تُ / حَقِيبَةً	فعل ماضی / فاعل) ضمیر / (مفعول بہٖ
جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ	جَلَسَ / زَيْدٌ / عَلَى الْكُرْسِيِّ	فعل ماضی / فاعل / جار مجرور متعلق بہ فعل

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ پہلے دو جملے اسمیہ ہیں جن میں اسم اشارہ مبتدا اور بعد کا نکرہ اسم خبر ہے، تیسرا اور چوتھا جملہ فعلیہ ہیں جن میں ضمیر فاعل اور اسم منصوب مفعول بہٖ ہے، اور پانچویں جملے کی دونوں ممکنہ صورتوں کی ترکیب دے دی گئی ہے۔ طالب علم ترکیب ہمیشہ اسی ترتیب سے کرے :پہلے جملے کی قسم، پھر ہر لفظ کا مقام، پھر اعراب کی علامت؛ یہ ترتیب امتحان میں پورے نمبر دلاتی ہے۔

سوال نمبر2

سوال نمبر :2 عربی میں جمع کی کون سی اقسام ہیں؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔(20)

جواب

عربی میں عدد کے تین درجے ہیں :واحد، تثنیہ اور جمع۔ وہ اسم جو تین یا تین سے زیادہ افراد یا اشیا پر دلالت کرے جمع کہلاتا ہے۔ عربی جمع بنانے کا نظام اردو سے مختلف اور نسبتاً مشکل سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس کی ایک قسم میں لفظ کی اندرونی ساخت ہی بدل جاتی ہے۔ اس سوال میں جمع کی تمام اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کی جائیں گی :جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور جمع تکسیر، اور ساتھ میں اسم جمع جیسی متعلقہ صورتوں کا ذکر بھی کیا جائے گا تاکہ جواب مکمل ہو۔

جمع مذکر سالم

وہ جمع ہے جس میں واحد کی ساخت سلامت رہتی ہے اور آخر میں واو نون یا یاء نون کا اضافہ ہوتا ہے :مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ) حالت رفع میں (اور مُسْلِمِينَ) حالت نصب و جر میں(۔ اسی طرح مُعَلِّمٌ سے مُعَلِّمُونَ، مُهَنْدِسٌ سے مُهَنْدِسُونَ، كَاتِبٌ سے كَاتِبُونَ۔ اس جمع کی شرائط یہ ہیں کہ اسم مذکر ہو، عاقل یعنی انسان کے لیے ہو، اور صفت یا علم کے طور پر مستعمل ہو۔ غیر عاقل مذکر اور حیوانات کے لیے یہ جمع عام طور پر نہیں بنتی

اعراب کی خصوصیت یہ ہے کہ جمع مذکر سالم کا رفع واو سے اور نصب و جر یاء سے ہوتا ہے، اور نون اس کے آخر میں ثابت رہتی ہے مگر اضافت کی حالت میں گر جاتی ہے، جیسے مُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ) اسکول کے اساتذہ(۔ یہ نکتہ آگے اعداد اور اضافت کے ابواب میں بار بار آئے گا، اس لیے یہاں سے پختہ کر لینا چاہیے۔

جمع مؤنث سالم

وہ جمع ہے جس میں واحد کے آخر میں الف اور تائے مفتوحہ) ات (کا اضافہ ہوتا ہے :مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ، طَالِبَةٌ سے طَالِبَاتٌ، شَجَرَةٌ سے شَجَرَاتٌ، سَيَّارَةٌ سے سَيَّارَاتٌ۔ یہ جمع مؤنث عاقل و غیر عاقل دونوں کے لیے آتی ہے، مثلاً حیوانات اور اشیا کے لیے بھی :حَدِيقَةٌ سے حَدَائِقُ بھی ہے لیکن حَدِيقَاتٌ بھی مستعمل ہے۔ اس کا رفع ضمہ سے اور نصب و جر کسرہ سے ہوتا ہے، یعنی نصب کی حالت میں بھی زیر آتی ہے جو اس جمع کی خاص پہچان ہے :رَأَيْتُ الطَّالِبَاتِ) میں نے طالبات کو دیکھا(۔

جمع مؤنث سالم کو" سالم "اس لیے کہتے ہیں کہ واحد کی بنیادی ساخت برقرار رہتی ہے، صرف آخر میں" ات "بڑھتا ہے اور تائے مربوطہ گرتی ہے۔ یاد رہے کہ جن الفاظ کے آخر میں پہلے سے الف مقصورہ یا ممدودہ ہو، ان کی جمع

میں خصوصی تبدیلیاں ہوتی ہیں، جیسے صَحْرَاءُ) صحرا (سے صَحْرَاوَاتٌ اور ذِكْرَىٰ) یاد (سے ذِكْرَيَاتٌ؛ یہ تفصیل اعلیٰ جماعتوں کے لیے ہے، ابتدائی سطح پر بنیادی قاعدہ کافی ہے۔

جمع تکسیر

وہ جمع ہے جس میں واحد کی ساخت ٹوٹ جاتی ہے یعنی حرفوں کی ترتیب، حرکات یا تعداد بدل جاتی ہے :کِتَابٌ سے کُتُبٌ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ، قَلَمٌ سے أَقْلَامٌ، بَابٌ سے أَبْوَابٌ، وَلَدٌ سے أَوْلَادٌ، شَهْرٌ سے أَشْهُرٌ و شُهُورٌ، يَوْمٌ سے أَيَّامٌ۔ اس جمع کے اوزان بہت سے ہیں، جیسے أَفْعَالٌ) أَقْلَامٌ(، فُعُولٌ) أُصُولٌ(، فِعَالٌ) رِجَالٌ(، فُعُلٌ) كُتُبٌ(، أَفْعُلٌ) أَشْهُرٌ(، فِعْلَانٌ) غِلْمَانٌ (وغیرہ۔ اس کا کوئی ایک قاعدہ نہیں، یہ سماع پر مبنی ہے یعنی لغت اور استعمال سے یاد ہوتی ہے۔

جمع تکسیر کی دو بڑی قسمیں ہیں :جمع قلت جو تین سے دس تک کی تعداد کے لیے خاص اوزان پر آتی ہے، جیسے أَقْلَامٌ، اور جمع کثرت جو زیادہ تعداد کے لیے آتی ہے، جیسے قُلُوبٌ، رِجَالٌ۔ نیز کچھ اسماء ایسے ہیں جن کی جمع تکسیر اور سالم دونوں صورتوں میں آتی ہے۔ عملی مشورہ یہ ہے کہ طالب علم جب بھی نیا واحد لفظ یاد کرے، اسی وقت اس کی جمع بھی ساتھ یاد کرے، کیونکہ عربی پڑھنے میں سب سے زیادہ رکاوٹ جمع تکسیر کی ناواقفیت سے پڑتی ہے۔

اسم جمع اور دیگر متعلقہ صورتیں

کچھ اسماء شکل کے اعتبار سے واحد ہوتے ہیں مگر معنیً جمع پر دلالت کرتے ہیں، انہیں اسم جمع کہتے ہیں :قَوْمٌ)قوم(، جَيْشٌ) لشکر(، نَاسٌ) لوگ(، أَهْلٌ) گھر والے(، رَهْطٌ) جماعت(۔ ان کے واحد عموماً الگ لفظ سے آتے ہیں، جیسے نَاسٌ کا واحد إِنْسَانٌ ہے۔ ان کا استعمال جملے میں بساوقات واحد کے احکام سے ہوتا ہے اور بساوقات معنی کی رعایت سے جمع کے احکام آتے ہیں۔

اس کے علاوہ اسم جنس جمعی بھی ہوتا ہے جیسے تَمْرٌ) کھجوریں (اور نَخْلٌ) کھجور کے درخت (جن کا واحد تاء بڑھا کر بنتا ہے :تَمْرَةٌ، نَخْلَةٌ۔ ابتدائی سطح پر یہ تین اقسام اصل ہیں :جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور جمع تکسیر؛ باقی صورتیں تکمیلی معلومات ہیں جو جواب کو جامع بناتی ہیں۔ طالب علم کو ہر قسم کی کم از کم پانچ پانچ مثالیں لکھ کر مشق کرنی چاہئیں، جدول نمبر 1 اسی مقصد کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

جمع کی شناخت اور اعرابی احکام کی مزید وضاحت

جمع کی پہچان عملی طور پر قراءت کے وقت ہوتی ہے :اگر لفظ کے آخر میں ونَ یا ینَ ہو تو وہ جمع مذکر سالم ہے، ات ہو تو جمع مؤنث سالم، اور اگر لفظ واحد سے شکل میں خاصا مختلف ہو تو وہ جمع تکسیر ہے۔ یہاں یہ بھی بتا دیا جائے کہ مثنیٰ یعنی تثنیہ جمع نہیں ہوتا، کیونکہ وہ صرف دو پر دلالت کرتا ہے :كِتَابَانِ دو کتابیں ہیں، جمع کی حد تین سے شروع ہوتی ہے۔ جمع تکسیر کی ایک اور پہچان اس کے مشہور اوزان ہیں؛ طالب علم جب أَفْعَالٌ، فُعُولٌ، فِعَالٌ، فُعْلٌ، فِعْلَةٌ اور فُعَلَاءُ جیسے اوزان کی فہرست ایک بار یاد کر لے تو نئے لفظ کی جمع کا اندازہ لگانا اس کے لیے ممکن ہو جاتا ہے، اگرچہ حتمی فیصلہ ہمیشہ لغت اور سماع ہی سے کرنا۔

اعراب کے اعتبار سے دونوں سالم جمعیں اپنے مخصوص احکام رکھتی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے :جمع مذکر سالم رفع میں واو اور نصب و جر میں یاء لیتی ہے) جَاءَ الْمُعَلِّمُونَ، رَأَيْتُ الْمُعَلِّمِينَ، مَرَرْتُ بِالْمُعَلِّمِينَ(، جبکہ جمع مؤنث سالم رفع میں ضمہ اور نصب و جر میں کسرہ لیتی ہے) قَامَتِ الطَّالِبَاتُ، أَكْرَمْتُ الطَّالِبَاتِ، نَظَرْتُ إِلَى الطَّالِبَاتِ(۔ جمع تکسیر کا اعراب عام واحد اسم کی طرح حرکات سے ہوتا ہے۔ یہ احکام اگلی مشقوں میں اعداد کے ساتھ خاص طور پر کارآمد ہوں گے، کیونکہ تین تا دس کے عدد کے بعد آنے والی معدود اکثر جمع تکسیر یا جمع مؤنث سالم ہوتی ہے۔

جدول نمبر 1: اقسام جمع کی مثالیں

قسم	واحد	جمع	نوٹ
جمع مذکر سالم	مُسْلِمٌ	مُسْلِمُونَ / مُسْلِمِينَ	رفع واو سے، نصب و جر یاء سے
جمع مذکر سالم	مُعَلِّمٌ	مُعَلِّمُونَ	صرف مذکر عاقل کے لیے
جمع مؤنث سالم	طَالِبَةٌ	طَالِبَاتٌ	نصب بھی کسرہ سے ہوتا ہے
جمع مؤنث سالم	سَيَّارَةٌ	سَيَّارَاتٌ	غیر عاقل کے لیے بھی آتی ہے
جمع تکسیر	كِتَابٌ	كُتُبٌ	وزن فُعُلٌ
جمع تکسیر	رَجُلٌ	رِجَالٌ	وزن فِعَالٌ
جمع تکسیر	قَلَمٌ	أَقْلَامٌ	وزن أَفْعَالٌ
جمع تکسیر	بَابٌ	أَبْوَابٌ	وزن أَفْعَالٌ

اسم جمع	إِنْسَانٌ	نَاسٌ	شکل واحد، معنی جمع
اسم جنس	تَمْرَةٌ	تَمْرٌ	واحد تاء سے بنتا ہے

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ عربی میں جمع کی تین بنیادی اقسام ہیں :جمع مذکر سالم جس میں واو نون یا یاء نون بڑھتا ہے، جمع مؤنث سالم جس میں الف تاء بڑھتی ہے، اور جمع تکسیر جس میں واحد کی ساخت بدل جاتی ہے اور جو سماع سے یاد ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ اسم جمع اور اسم جنس جمعی بھی جمع کے معنی دیتے ہیں۔ طالب علم ہر نئے لفظ کے ساتھ اس کی جمع یاد کرنے کی عادت ڈالے تو یہ باب ہمیشہ کے لیے آسان ہو جائے گا۔

سوال نمبر3

سوال نمبر :3 درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔ أين تسكن؟ هل البنت تذهب إلى المدرسة؟ من يجلس هنا؟ أين تلعب؟ متى ترجع من الحج؟ (20)

جواب

اس سوال میں پانچ عربی سوالات دیے گئے ہیں جن کے جواب عربی میں ہی دینے ہیں۔ سوالات میں استفہام کے اہم ادوات شامل ہیں :أَيْنَ) کہاں(، هَلْ) کیا(، مَنْ) کون (اور مَتٰى) کب(۔ ہر سوال کا نمونہ جواب، اس کا اردو ترجمہ اور مختصر نحوی نوٹ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ ایسے سوالات کے ایک سے زیادہ درست جواب ممکن ہوتے ہیں، اس لیے یہاں دیے گئے جواب نمونے کے ہیں اور طالب علم اپنی معلومات کے مطابق جملہ بدل بھی سکتا ہے، بشرطیکہ گرامر درست ہو اور جواب سوال کے عین مطابق ہو۔

پہلے دو سوالات کے جواب

سوال :1 أَيْنَ تَسْكُنُ؟ — تم کہاں رہتے ہو؟ جواب :أَسْكُنُ فِي لَاهُورَ — میں لاہور میں رہتا ہوں۔ اردو ترجمہ :میں لاہور میں رہتا ہوں۔ نوٹ :أَيْنَ مقام یعنی جگہ کے بارے میں سوال کرتا ہے اور اس کا جواب عموماً فِي کے ساتھ کسی جگہ کے نام سے دیا جاتا ہے۔ لَاهُورَ غیر منصرف اسم ہے، اس لیے فِي کے بعد بھی اس پر فتحہ آیا ہے، یہ باریکی ابتدائی طالب علم کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ طالبہ چاہے تو مؤنث صیغے میں جواب دے سکتی ہے :أَسْكُنُ فِي كَرَاتْشِي۔

سوال :2 هَلِ الْبِنْتُ تَذْهَبُ إِلَى لَاهُورَ؟ — کیا لڑکی لاہور جاتی ہے؟ جواب :نَعَمْ، الْبِنْتُ تَذْهَبُ إِلَى لَاهُورَ — جی ہاں، لڑکی لاہور جاتی ہے۔ نوٹ :هَلْ ایسا استفہامی حرف ہے جس کا جواب نَعَمْ) ہاں (یا لَا) نہیں (سے شروع ہوتا ہے۔ نفی میں جواب یوں ہوگا :لَا، الْبِنْتُ لَا تَذْهَبُ إِلَى لَاهُورَ، بَلْ تَذْهَبُ إِلَى كَرَاتْشِي۔ مؤنث فاعل الْبِنْتُ کی وجہ سے فعل بھی مؤنث آیا ہے :تَذْهَبُ۔ یہ مطابقت جواب کی صحت کے لیے بنیادی شرط ہے۔

باقی تین سوالات کے جواب

سوال :3 مَنْ يَجْلِسُ هُنَا؟ — یہاں کون بیٹھتا ہے؟ جواب :يَجْلِسُ هُنَا الْمُعَلِّمُ — یہاں استاذ بیٹھتے ہیں۔ اردو ترجمہ :یہاں استاد بیٹھا کرتے ہیں۔ نوٹ :مَنْ ذوی العقول یعنی انسانوں کے بارے میں سوال کرتا ہے۔ هُنَا اسم اشارہ برائے مکان ہے جو یہاں ظرف کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ جواب میں فاعل کو آخر میں لانا بھی درست ہے اور پہلے لانا بھی، دونوں صورتیں فصیح ہیں۔

سوال :4 أَيْنَ تَلْعَبُ؟ — تم کہاں کھیلتے ہو؟ جواب :أَلْعَبُ فِي الْحَدِيقَةِ — میں باغ میں کھیلتا ہوں۔ نوٹ :یہاں بھی أَيْنَ کا جواب فِي کے ساتھ جگہ بتا کر دیا گیا ہے۔ متبادل جواب :أَلْعَبُ فِي مَلْعَبِ الْمَدْرَسَةِ — میں اسکول کے میدان میں کھیلتا ہوں۔ دونوں جواب درست ہیں، فرق صرف معلومات کا ہے۔

سوال :5 مَتَى تَرْجِعُ مِنَ الْحَجِّ؟ — تم حج سے کب واپس آؤ گے؟ جواب :أَرْجِعُ مِنَ الْحَجِّ فِي آخِرِ ذِي الْحِجَّةِ — میں ذوالحجہ کے آخر میں حج سے واپس آؤں گا۔ نوٹ :مَتٰی وقت کے بارے میں سوال کرتا ہے، اس لیے جواب میں وقت کی تعیین ضروری ہے۔ ایک اور ممکن جواب :يَرْجِعُ الْحَاجُّ مِنْ مَكَّةَ بَعْدَ عِيدِ الْأَضْحَى — حاجی عید الاضحیٰ کے بعد مکہ سے واپس آتا ہے) یہ جواب عمومی صورت میں ہے(۔ طالب علم کو چاہیے کہ جواب سوال کے صیغے کے مطابق رکھے، مخاطب کے سوال کا جواب متکلم کے صیغے سے دینا ہی اصل اسلوب ہے۔

جواب نویسی کے اصول

ان پانچ جوابات سے تین اصول نمایاں ہوتے ہیں۔ پہلا :استفہام کے ہر ادات کا جواب اسی کے متقاضی پہلو سے دیا جائے :جگہ کے سوال کا جواب جگہ سے، وقت کے سوال کا جواب وقت سے، اور شخص کے سوال کا جواب شخص سے۔ دوسرا :هَلْ والے سوال کا جواب ہمیشہ نَعَمْ یا لَا سے شروع ہو۔ تیسرا :جواب مکمل جملے کی صورت میں ہو، صرف ایک لفظ پر اکتفا نہ کیا جائے، کیونکہ اسائنمنٹ میں مکمل جملہ ہی نمبر دلاتا ہے۔ یہی اصول اگلے سوال نمبر 5

میں دہرائے گئے سوالات کے جواب میں بھی اپنائے گئے ہیں، البتہ وہاں نمونہ جوابات مختلف رکھے گئے ہیں تاکہ طالب علم کے پاس ہر سوال کے دو دو متبادل جواب موجود ہوں۔

استفہام کے ادوات کا تقابلی جائزہ

ان پانچ سوالات میں استعمال ہونے والے ادوات کا موازنہ اس جدول ذہنی سے سمجھیے :أَيْنَ جگہ کے لیے آتا ہے اور اس کا جواب ظرف مکان یا جار مجرور سے ہوتا ہے؛ مَتَى وقت کے لیے آتا ہے اور اس کا جواب وقت کی تعیین سے ملتا ہے؛ مَنْ انسان کے لیے اور مَا غیر انسان یا امر کے لیے آتا ہے؛ هَلْ تصدیق طلب کرتا ہے اور اس کا جواب نَعَمْ یا لَا ہوتا ہے۔ اس استفہام کو" استفہام تصدیقی "اور باقی تینوں کو" استفہام تصوری "کہتے ہیں۔ یہ اصطلاحی فرق ابتدائی سطح پر اختیاری ہے، مگر جواب کی ساخت کا فرق ہر طالب علم کے لیے لازمی ہے۔

گفتگو کی مزید مشق کے لیے انہی ادوات سے اپنے بارے میں پانچ نئے سوال و جواب بنائیے :أَيْنَ تَدْرُسُ؟) تم کہاں پڑھتے ہو؟ — (أَدْرُسُ فِي الْجَامِعَةِ الْمَفْتُوحَةِ. مَتَى تَسْتَيْقِظُ؟) تم کب جاگتے ہو؟ — (أَسْتَيْقِظُ عِنْدَ الْفَجْرِ. مَنْ مُعَلِّمُكَ؟) تمہارے استاد کون ہیں؟ — (مُعَلِّمِي الْأُسْتَاذُ أَحْمَدُ. هَلْ تُحِبُّ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ؟) کیا تم عربی زبان سے محبت کرتے ہو؟ — (نَعَمْ، أُحِبُّهَا كَثِيرًا. اس مشق سے سوال و جواب دونوں طرف کا اسلوب زبان پر چڑھ جائے گا۔

جوابات کی زبانی مشق

یہ پانچ سوال و جواب بلند آواز میں دہرانے سے زبان پر چڑھتے ہیں۔ ایک مؤثر طریقہ یہ ہے کہ طالب علم پہلے سوال سن کر جواب ذہن میں بنائے، پھر کتاب دیکھے بغیر بولے، اور آخر میں اس جواب کو کاپی میں لکھے۔ غلطی کی صورت میں صرف غلط لفظ کی تصحیح کرے، پورا جملہ از سر نو حفظ نہ کرے۔ یہ مرحلہ وار مشق گفتگو اور تحریر دونوں کو بیک وقت درست کرتی ہے۔ یہی پانچ جملے اگلی مشقوں کے ترجمہ سوالات کی بنیاد بھی ہیں، کیونکہ وہاں بھی استفہامی جملوں کا ترجمہ اسی انداز سے کیا جاتا ہے۔

ایک اور پہلو اعراب کا ہے :سوال کے آخر میں علامت استفہام اور جواب کے الفاظ پر صحیح اعراب لگانے سے جملے کی ساخت خود واضح ہو جاتی ہے، مثلاً أَيْنَ مبنی بر سکون ہے اور ہمیشہ صدر جملہ میں آتا ہے، اس لیے اس کے بعد آنے والا فعل اپنے معمول کے مطابق آئے گا۔ اس باریکی کو ابتدائی سطح پر صرف پہچان لینا کافی ہے۔

جدول نمبر 1: سوالات، جوابات اور تراجم

اللسان العربي — (0110) حل شدہ اسائنمنٹ گائیڈ — صفحہ 11

سوال	جواب	اردو ترجمہ
أَيْنَ تَسْكُنُ؟	أَسْكُنُ فِي لَاهُورَ	میں لاہور میں رہتا ہوں
هَلِ الْبِنْتُ تَذْهَبُ إِلَى لَاهُورَ؟	نَعَمْ، الْبِنْتُ تَذْهَبُ إِلَى لَاهُورَ	جی ہاں، لڑکی لاہور جاتی ہے
مَنْ يَجْلِسُ هُنَا؟	يَجْلِسُ هُنَا الْمُعَلِّمُ	یہاں استاذ بیٹھتے ہیں
أَيْنَ تَلْعَبُ؟	أَلْعَبُ فِي الْحَدِيقَةِ	میں باغ میں کھیلتا ہوں
مَتَى تَرْجِعُ مِنَ الْحَجِّ؟	أَرْجِعُ فِي آخِرِ ذِي الْحِجَّةِ	میں ذوالحجہ کے آخر میں واپس آؤں گا

خلاصہ

پانچوں سوالات کے جواب مکمل عربی جملوں میں مع اردو ترجمہ دے دیے گئے ہیں۔ طالب علم ان جوابات کو اپنی اصل معلومات کے مطابق بدل سکتا ہے، مثلاً اپنے شہر کا نام لکھ سکتا ہے، بشرطیکہ استفہامی ادات کے تقاضے، فعل و فاعل کی مطابقت اور مکمل جملے کی شرط برقرار رہے۔ گفتگو کی مشق کے لیے بہتر ہے کہ طالب علم یہ سوالات کسی ساتھی سے پوچھے اور خود بھی جواب دے، کیونکہ سوال و جواب کی یہی مشق زبان سیکھنے کا تیز ترین راستہ ہے۔

سوال نمبر4

سوال نمبر :4 جملوں میں خالی جگہوں کو پر کیجیے اور پھر ان کا ترجمہ بھی کیجیے1 :۔ الولد یأکل2 ..... ۔ الطالب ..... الی لاھور۔3 ۔ أنا ..... الماء۔4 ۔ ھو ..... علی الارض۔5 ۔ ..... الی المدرسۃ(20)

جواب

خالی جگہ پر کرنے کی مشق کا مقصد جملے کی ساخت کو سمجھانا ہوتا ہے :کہیں مفعول بہ غائب ہے، کہیں فعل غائب ہے اور کہیں فاعل کے ساتھ فعل دونوں غائب ہیں۔ اس سوال کے پانچوں جملوں میں خالی جگہ پر مناسب لفظ بھر کر مکمل جملہ لکھا جائے گا اور پھر اس کا اردو ترجمہ بھی دیا جائے گا۔ ہر جملے کے بعد مختصر وضاحت بھی ہوگی کہ یہی لفظ کیوں چنا گیا، تاکہ طالب علم اندازہ لگانے کے بجائے اصول سیکھے۔

پہلے تین جملے

جملہ 1: اَلْوَلَدُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ — لڑکا کھانا کھا رہا ہے۔ خالی جگہ پر الطَّعَامَ بھرا گیا ہے، کیونکہ يَأْكُلُ متعدی فعل ہے اور اسے مفعول بہ کی ضرورت ہے جو منصوب ہوتا ہے، اس لیے الطَّعَامَ فتحہ کے ساتھ آیا۔ ترجمہ :لڑکا کھانا کھاتا ہے۔ متبادل مفعول بھی ممکن ہے، جیسے اَلْخُبْزَ) روٹی (یا التُّفَّاحَ) سیب(، لیکن سبق کے عمومی ذخیرہ الفاظ میں الطَّعَامَ سب سے موزوں ہے۔

جملہ 2: الطَّالِبُ ذَهَبَ إِلَى لَاهُورَ — طالب علم لاہور گیا۔ یہاں خالی جگہ پر فعل ذَهَبَ بھرا گیا ہے کیونکہ الطَّالِبُ مبتدا ہے اور اسے خبر کے طور پر جملہ فعلیہ درکار ہے اور إِلَى لَاهُورَ کا تقاضا بھی جانے کے فعل کا ہے۔ ترجمہ :طالب علم لاہور گیا۔ ذَهَبَ کی جگہ سَافَرَ) سفر کیا (یا رَجَعَ) واپس گیا (بھی ممکن ہے، مگر سیاق کے مطابق ذَهَبَ درست ترین ہے۔ یاد رہے کہ لَاهُورَ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مجرور ہونے پر بھی فتحہ لیتا ہے۔

جملہ 3: أَنَا أَشْرَبُ الْمَاءَ — میں پانی پیتا ہوں۔ خالی جگہ پر مضارع کا صیغہ أَشْرَبُ آیا ہے، کیونکہ فاعل أَنَا متکلم واحد ہے اور اس کے مطابق مضارع کا آغاز ہمزہ سے ہوتا ہے۔ ترجمہ :میں پانی پی رہا ہوں۔ اگر فاعل کوئی دوسرا ہوتا تو صیغہ بدل جاتا، جیسے هُوَ يَشْرَبُ الْمَاءَ — یہ مطابقت اس مشق کا اصل سبق ہے۔

آخری دو جملے

جملہ 4: هُوَ يَجْلِسُ عَلَى الْأَرْضِ — وہ زمین پر بیٹھتا ہے۔ خالی جگہ پر يَجْلِسُ بھرا گیا ہے کیونکہ هُوَ واحد غائب مذکر ہے اور عَلَى الْأَرْضِ کا تعلق بیٹھنے ہی کے فعل سے فطری ہے۔ ترجمہ :وہ زمین پر بیٹھا ہے۔ متبادل کے طور پر يَنَامُ)سوتا ہے (یا يَقِفُ کی جگہ يَجْلِسُ ہی سب سے مناسب ہے، کیونکہ سبق میں جلوس کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔

جملہ 5: يَذْهَبُ التِّلْمِيذُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ — شاگرد اسکول جاتا ہے۔ اس جملے میں خالی جگہ جملے کے شروع میں تھی، اس لیے فعل اور فاعل دونوں بھرے گئے ہیں :يَذْهَبُ فعل مضارع اور التِّلْمِيذُ اس کا فاعل ہے، اور إِلَى الْمَدْرَسَةِ اس سے متعلق ہے۔ ترجمہ :طالب علم مدرسے) اسکول (کو جاتا ہے۔ شروع میں خالی جگہ ہونے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ پورا جملہ فعلیہ وہاں رکھا جائے؛ اگر کوئی طالب علم أَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ) میں اسکول جاتا ہوں (لکھے تو وہ بھی درست ہوگا، کیونکہ وہاں فاعل ضمیر مستتر ہے۔

ان پانچوں جملوں کا مجموعی سبق یہ ہے کہ خالی جگہ پر کرنے سے پہلے جملے کے موجود اجزا دیکھے جاتے ہیں : اگر مبتدا موجود اور خبر غائب ہو تو خبر والا جز بھرا جاتا ہے، اگر فعل موجود اور مفعول غائب ہو تو مفعول بھرا جاتا

ہے، اور اگر ظرف یا جار مجرور موجود ہو تو اسی سے مناسبت رکھنے والا فعل چنا جاتا ہے۔ اس طریقے سے مشق کرنے والا طالب علم طبعی غلطیوں سے بچ جاتا ہے۔

جملہ سازی کے مزید نمونے

اس مشق کی روح سمجھنے کے لیے یہ دیکھیے کہ اگر جملہ 1 میں مفعول بدل کر الْفَاكِهَةَ) پھل (رکھ دیا جائے تو جملہ الْوَلَدُ يَأْكُلُ الْفَاكِهَةَ بنے گا اور معنی بھی بدل جائے گا؛ اس سے واضح ہوتا ہے کہ خالی جگہ پر کیا گیا لفظ خالی زیور نہیں ہوتا بلکہ جملے کے مفہوم کا تعین کرتا ہے۔ اسی طرح جملہ 3 میں اگر أَنَا کے بجائے نَحْنُ ہوتا تو فعل نَشْرَبُ آتا، اور جملہ 4 میں هُوَ کی جگہ هِيَ ہوتا تو فعل تَجْلِسُ آتا۔ بدلنے والا لفظ ہمیشہ باقی جملے کے صیغے اور جنس کے تابع ہوتا ہے، یہی مطابقت گرامر کی جان ہے۔

طالب علم اضافی طور پر اسی طرز کے پانچ جملے خود بنائے :جیسے" ـــ يَشْرَبُ الْحَلِيبَ "کے لیے صباح والا ظرف، یا" الطَّائِرُ ـــــ عَلَى الشَّجَرَةِ "کے لیے يَقِفُ یا يُغَرِّدُ۔ اس طرح کی طبع آزمائی جب روز کا معمول بن جائے تو عربی جملہ سازی مشکل نہیں رہتی بلکہ ایک خوشگوار مشغلہ بن جاتی ہے۔ یہی مرحلہ آئندہ مشقوں کے ترجمہ سوالات کی تیاری بھی ہے، کیونکہ ترجمہ بھی دراصل مکمل اور مطابق جملے بنانے ہی کا نام ہے۔

ایک آخری ہدایت اعراب کے بارے میں :مشق کی کاپی میں اگر مکمل اعراب لگایا جائے تو نمبر بھی محفوظ ہوتے ہیں اور استاد کو بھی طالب علم کی نحوی سمجھ کا اندازہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر مفعول بہ کے فتحے اور مضاف الیہ کے کسرے کو کبھی ساقط نہ کیا جائے۔

بھری گئی جگہوں کا نحوی جائزہ

مکمل جملوں کا ایک مرتبہ نحوی جائزہ لے لیا جائے تو یہ مشق ترکیب کی مشق بھی بن جاتی ہے :جملہ 1 میں الْوَلَدُ مبتدا، يَأْكُلُ جملہ فعلیہ خبر، اور الطَّعَامَ مفعول بہ ہے۔ جملہ 2 میں الطَّالِبُ مبتدا اور ذَهَبَ إِلَى الْمَقْهَى اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے۔ جملہ 3 میں أَنَا مبتدا اور أَشْرَبُ الْمَاءَ اس کی خبر ہے۔ جملہ 4 میں هُوَ مبتدا اور يَجْلِسُ عَلَى الْأَرْضِ خبر ہے۔ جملہ 5 خالص جملہ فعلیہ ہے جس میں يَذْهَبُ فعل اور التِّلْمِيذُ فاعل ہے۔ اس جائزے سے واضح ہوا کہ خالی جگہ کبھی خبر مکمل کرتی ہے، کبھی مفعول اور کبھی پورا فعلیہ نظام؛ پڑھنے والا اگر ہر جملے کی قسم پہلے طے کر لے تو اس کی غلطی تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔

جدول نمبر :1 مکمل جملے اور ان کے تراجم

نمبر	مکمل جملہ	بھرا گیا لفظ	اردو ترجمہ
1	الْوَلَدُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ	الطَّعَامَ) مفعول بہٖ(	لڑکا کھانا کھاتا ہے
2	الطَّالِبُ ذَهَبَ إِلَى لَاهُورَ	ذَهَبَ) فعل(	طالب علم لاہور گیا
3	أَنَا أَشْرَبُ الْمَاءَ	أَشْرَبُ) فعل مضارع(	میں پانی پیتا ہوں
4	هُوَ يَجْلِسُ عَلَى الْأَرْضِ	يَجْلِسُ) فعل مضارع(	وہ زمین پر بیٹھتا ہے
5	يَذْهَبُ التِّلْمِيذُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ	يَذْهَبُ التِّلْمِيذُ) فعل و فاعل(	شاگرد اسکول جاتا ہے

خلاصہ

پانچوں خالی جگہیں گرامر کے اصولوں کے مطابق پر کر کے مکمل جملے اور ان کے اردو تراجم دے دیے گئے ہیں۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ ہر جواب کے بعد اپنے آپ سے پوچھے کہ بھرا گیا لفظ جملے کے کس جز کی کمی پوری کر رہا ہے؛ یہ خود آزمائش ترکیب نحوی کی مہارت بھی پیدا کر دے گی۔

سوال نمبر5

سوال نمبر :5 درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔1 ۔ أين تسكن؟ 2 ۔ هل البنت تذهب إلى لاهور؟ 3 ۔ من يجلس هنا؟ 4 ۔ أين تلعب؟ 5 ۔ متى ترجع من الحج؟ (20)

جواب

قارئین متوجہ ہوں :دفترچے میں مشق نمبر 2 کا یہ سوال نمبر 5 لفظ بہ لفظ وہی ہے جو اوپر سوال نمبر 3 میں آ چکا ہے —پانچوں سوالات) أَيْنَ تَسْكُنُ؟ سے مَتَى تَرْجِعُ مِنَ الْحَجِّ؟ تک (دونوں جگہ بالکل یکساں چھپے ہیں۔ یہ مرتب کنندہ کی طباعتی تکرار ہے۔ اس رہنما میں سوال کو جوں کا توں نقل کر کے اس کا جواب دوبارہ دیا جا رہا ہے، لیکن نمونہ جوابات جان بوجھ کر سوال نمبر 3 سے مختلف رکھے گئے ہیں، تاکہ طالب علم کے پاس ہر سوال کے دو قابل استعمال جواب موجود ہوں اور امتحانی کاپی میں بھی وہ اپنے اصل حالات کے مطابق کوئی ایک صورت منتخب کر سکے۔

جوابات کے اختلاف کے باوجود نحوی اصول وہی رہیں گے جو سوال نمبر 3 میں بیان کیے گئے تھے :أَيْنَ کا جواب جگہ سے، مَتَى کا جواب وقت سے اور هَلْ کا جواب نَعَمْ یا لَا سے شروع ہوگا۔ اس تکرار کو نقص کے بجائے موقع سمجھنا چاہیے، کیونکہ استفہام کی یہ پانچ صورتیں روزمرہ عربی گفتگو کی بنیاد ہیں اور ان کی دوہری مشق زبان دانی کو پختہ کرتی ہے۔

پہلے دو سوالات کے متبادل جواب

سوال :1 أَيْنَ تَسْكُنُ؟ جواب :أَسْكُنُ فِي إِسْلَامَ آبَادَ، عَاصِمَةِ بَاكِسْتَانَ — میں پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں رہتا ہوں۔ یہ جواب پچھلے جواب سے لمبا اور معلوماتی ہے؛ اس میں شہر کے ساتھ اس کی صفت بھی دی گئی ہے جو عربی اسلوب کی خوب صورتی ہے۔ مؤنث جواب کی صورت میں بھی یہی جملہ چلے گا کیونکہ أَسْكُنُ متکلم کا مشترک صیغہ ہے۔

سوال :2 هَلِ الْبِنْتُ تَذْهَبُ إِلَى لَاهُورَ؟ جواب :لَا، الْبِنْتُ لَا تَذْهَبُ إِلَى لَاهُورَ، بَلْ تَسْكُنُ فِيهَا — نہیں، لڑکی لاہور نہیں جاتی، بلکہ وہیں رہتی ہے۔ اس بار جواب نفی میں دیا گیا ہے تاکہ طالب علم نَعَمْ اور لَا دونوں صورتوں کی مشق کر سکے۔ نوٹ یہ ہے کہ نفی میں فعل سے پہلے لَا آتا ہے اور بَلْ اس کے بعد درست صورت بیان کرتا ہے؛ یہ اسلوب عربی تحریر میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اصل طالب علم اپنے حقائق کے مطابق اثبات یا نفی میں سے کوئی صورت منتخب کر سکتا ہے۔

باقی تین سوالات کے متبادل جواب

سوال :3 مَنْ يَجْلِسُ هُنَا؟ جواب :يَجْلِسُ هُنَا أَخِي الْكَبِيرُ — یہاں میرے بڑے بھائی بیٹھتے ہیں۔ اس جواب میں فاعل صرف اسم نہیں بلکہ صفت سمیت آیا ہے، جس سے جملے کی روانی بڑھ گئی ہے۔ طالب علم چاہے تو الْمُدِيرُ) منیجر (یا الضَّيْفُ)مہمان (بھی رکھ سکتا ہے۔

سوال :4 أَيْنَ تَلْعَبُ؟ جواب :أَلْعَبُ مَعَ أَصْدِقَائِي فِي مَلْعَبِ الْقَرْيَةِ — میں اپنے دوستوں کے ساتھ گاؤں کے میدان میں کھیلتا ہوں۔ اس جواب میں مَعَ أَصْدِقَائِي کا اضافہ جواب کو طبعی اور مکمل بناتا ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ ظرف مکان کے ساتھ دیگر متعلقات بھی آ سکتے ہیں۔

سوال :5 مَتَى تَرْجِعُ مِنَ الْحَجِّ؟ جواب :أَرْجِعُ مِنَ الْحَجِّ بَعْدَ أُسْبُوعٍ مِنَ الْعِيدِ — میں عید کے ایک ہفتے بعد حج سے واپس آؤں گا۔ اس جواب میں وقت کی تعیین بَعْدَ کے ذریعے ہوئی ہے جو مَتَى کے جواب کا ایک اور معروف اسلوب ہے۔ ان متبادل جوابات سے یہ سبق ملتا ہے کہ درست جواب کوئی ایک جملہ نہیں ہوتا؛ گرامر کے ڈھانچے کے اندر رہتے ہوئے معلومات بدلنا ہی زندہ زبان کی پہچان ہے، یہی وجہ ہے کہ استاد کو بھی چاہیے کہ وہ طالب علم کے مختلف مگر درست جواب کو قبول کرے۔

دہرائی کی تدریسی اہمیت

یہ سوال دفترچے میں دہرایا گیا ہے، لیکن تدریسی اعتبار سے اس تکرار کا ایک فائدہ بھی ہے :استفہام کے یہ پانچ جملے عربی گفتگو کے سب سے زیادہ استعمال ہونے والے سوالوں میں سے ہیں۔ ماہرین تعلیم کہتے ہیں کہ جو سوال و جواب سات مرتبہ درست دہرایا جائے وہ زبان کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس رہنما میں دونوں جگہ جوابات کے الفاظ بدل کر دیے گئے ہیں تاکہ طالب علم یہ نہ سمجھے کہ ہر سوال کا صرف ایک ہی جملہ درست ہوتا ہے؛ درحقیقت گرامر کے سانچے کے اندر معلومات بدلنا ہی روانی کہلاتا ہے۔

مثال کے طور پر أَيْنَ تَسْكُنُ کے جواب میں شہر کی جگہ گاؤں بھی آ سکتا ہے :أَسْكُنُ فِي قَرْيَةٍ صَغِيرَةٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَدِينَةِ)میں شہر کے قریب ایک چھوٹے گاؤں میں رہتا ہوں(، اور مَتَى تَرْجِعُ مِنَ الْحَجِّ کے جواب میں دن بھی مقرر کیا جا سکتا ہے :أَرْجِعُ يَوْمَ الْخَامِسَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔ اسی طرح مَنْ يَجْلِسُ هُنَا کا جواب الضَّيُوفُ) مہمان (سے بھی دیا جا سکتا ہے۔ یہ وسعت طالب علم کو امتحان میں اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنے حقائق کے مطابق خود مختار جواب لکھ سکے۔

جواب سازی کی خود مختاری

اختتامی نصیحت یہ ہے کہ طالب علم ان نمونہ جوابات کو بطور قالب استعمال کرے، بطور نقالہ نہیں۔ قالب یہ ہے : استفہامی لفظ کا تقاضا پہچانو، پھر اپنی اصل معلومات اس میں رکھو، پھر فعل و فاعل کی مطابقت جانچو، اور آخر میں جملہ مکمل لکھو۔ اس قالب سے طالب علم کسی بھی نئے سوال کا جواب خود بنا سکتا ہے، چاہے دفترچے میں وہ سوال پہلی بار ہی کیوں نہ آیا ہو۔ یہی خود مختاری اس کورس کی کامیابی کا اصل پیمانہ ہے، نمبر اس کے بعد خود آتے ہیں۔

ایک چھوٹی سی ترکیب بھی کارآمد رہے گی :پانچوں سوالات کو ایک صفحے پر لکھ کر ہر سوال کے سامنے دو خانے بنائیے، ایک میں اثباتی اور دوسرے میں منفی یا متبادل جواب۔ اس طرح ہر طالب علم کے پاس دس جوابات کا تیار

مجموعہ ہوگا، اور دفترچے کی اس تکرار کا ازالہ بھی خوشگواری سے ہو جائے گا کہ جو نقص بظاہر نظر آتا تھا وہ مشق کا خزانہ بن گیا۔

جدول نمبر 1: متبادل جوابات اور تراجم

سوال	متبادل جواب	اردو ترجمہ
أَيْنَ تَسْكُنُ؟	أَسْكُنُ فِي إِسْلَامَ آبَادَ	میں اسلام آباد میں رہتا ہوں
هَلِ الْبِنْتُ تَذْهَبُ إِلَى لَاهُورَ؟	لَا، الْبِنْتُ لَا تَذْهَبُ إِلَى لَاهُورَ	نہیں، لڑکی لاہور نہیں جاتی
مَنْ يَجْلِسُ هُنَا؟	يَجْلِسُ هُنَا أَخِي الْكَبِيرُ	یہاں میرے بڑے بھائی بیٹھتے ہیں
أَيْنَ تَلْعَبُ؟	أَلْعَبُ فِي مَلْعَبِ الْقَرْيَةِ	میں گاؤں کے میدان میں کھیلتا ہوں
مَتَى تَرْجِعُ مِنَ الْحَجِّ؟	أَرْجِعُ بَعْدَ أُسْبُوعٍ مِنَ الْعِيدِ	میں عید کے ہفتے بعد واپس آؤں گا

خلاصہ

نتیجہ یہ ہے کہ دفترچے کی طباعتی تکرار کو شفاف نوٹ کے ساتھ نمایاں کر کے سوال نمبر 5 کا مکمل جواب مختلف نمونوں کے ساتھ دے دیا گیا ہے۔ طالب علم امتحانی کاپی میں اپنی سہولت کے مطابق سوال 3 یا سوال 5 کے نمونوں میں سے کوئی ایک اختیار کر سکتا ہے؛ دونوں درست ہیں۔ اصل کامیابی یہ ہے کہ وہ استفہامی ادوات کے تقاضے سمجھ کر خود نئے جواب بنا سکے۔